امام خمینیؒ فرزند عاشورا

ہم نے تاریخ کے ہر دور میں واقعہ کربلا کو سرمایہ حیات بنایا ہے.................. امام خمینیؒ

مولانا حسن عباس فطرت

ہاں مگر وہ اکیلے نہیں تھے ان جیسے فرزندان عاشورہ کا تسلسل ۶۱ ھ سے اب تک قائم ہے۔ مسیّب، مختار، نفس ذکیہ، زید شہی، شہدائے فک، سے یہ کارواں چلتا ہوا حالیہ صدی میں فضل اللہ نوری، حسن مدرس، سید نواب صفوی باقر الصدر وبنت الہدیٰ تک پہنچا ہے البتہ امام خمینیؒ اس سلسلہ الذہب کے حامل ومحافظ، منادی وسرخیل بن گئے یہ قدرت کی دین بھی تھی اور ان کا اپنا سوز دروں وخون جگر کی نمود بھی ۔ انہی کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ باطل کے خلاف کھلم کھلا جہاد کا آغاز عصر عاشورہ (۱۹۶۳ء) کو کیا اور ایسے ہولناک فوجی محاصرہ میں جس کی نظیر تاریخ قم میں نہیں ہے۔ مدرسہ فیضیہ بھی آفاق میں شہرت پاگیا اور خمینیؒ کے عزم وہمت نے بھی طاغوت کے جر گے میں سنسنی پھیلا دی ۔ چنانچہ پچھلے پہر کے سناٹے میں ان کی گرفتاری ہوئی صبح ہوتے ہی ہزاروں حق پرست اس حادثہ کی خبر پاکر سڑک پر نکل پڑے۔ ''یامرگ یا خمینی'' جیسے فلک شگاف نعروں کے وظیفہ خوانوں نے ہنسی خوشی جام شہادت نوش کیا اور اس طرح (۱۵/خردار) یوم اللہ کہلایا۔ وہ مطلعِ آفتاب آزادی جس پر ملک کے کونے کونے میں ہزاروں ستاروں نے (۱۵/خرداد) جان نچھاور کردی۔

اوّل عاشورہ آخر عاشورہ

یہی نہیں بلکہ اس فرزند عاشورہ کے جہاد کا اختتام بھی اسی تاسوعا دعاشورہ پر ہوا انقلابیوں کی فدا کاری وجدو جہد ومظاہروں کی تاریخ میں پورے سال ۷۹۔ ۱۹۷۸ء میں نویں اور دسویں محرم کو جو بے مثال مظاہرہ ایران کے شہروں، راجدھانی وگاؤں گاؤں میں ہوا اس کی گرمی سے طاغوتیوں کا زہرآب ہوگیا اور وہ دھیرے دھیرے اپنے سیاہ چہروں کو ہتھیلیوں سے ڈھانپ کر ایران اسلامی کے افق کو پار کر گئے ۔ امام خمینیؒ نے ستمگروں کو للکارتے ہوئے کہا:

''تاسوعاوعاشورا کے مظاہرات دراصل شاہ کے خلاف عوام کا ریفرنڈم ہے اب اس کے لئے ایران میں کوئی جگہ نہیں'' اور یہی ہوا ایک مہینہ کے اندر ہی شاہ فرار بھی ہوا اور امام خمینیؒ پندرہ سال کی

جلا وطنی کے بعد ایران واپس لوٹے اور جمہوری اسلامی کی بنیاد رکھ دی گئی۔

دن گذرتے جارہے ہیں ۔ امام خمینیؒ کی رحلت کو ۲۰ سال پورے ہوچکے ہیں۔ زمانی اعتبار سے ہم انقلاب اسلامی وامام خمینیؒ سے دور ہوتے جارہے ہیں لیکن حالات وکوائف اور انکی پھیلائی ہوئی روشنی ہمیں ان سے نزدیک سے نزدیک تر کررہی ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں صدہا مرتبہ امام حسینؑ کی صدائے استغاثہ یوم عاشورہ ہل من ناصر ینصر نا بلندکی۔

امت کی دادخواہی کے لئے ہر خاص وعام سے مدد کے خواستگار ہوئے فریاد وفغاں کرتے رہے گویا کہ سب نے ان سنی کردی مگر وہ اپنی ذمہ داری سے دست بردار نہیں ہوئے یا للمسلمین کی پکار سے باز نہ آئے۔ دکھ پر دکھ چوٹ پر چوٹ سہتے رہے مگر دل شکستہ نہ ہوئے بہتّر کی ایک ساتھ قربانی وشہادت کی خبر بھی نہ ان کی کمر ہمت میں لوچ پیدا نہ کرسکی ، نہ ان کے جلال وجمال کی پیشانی پر ہلکی سی شکن دکھائی دی، صرف ایک دہائی کی پرآشوب وآفت مختصرسی مدت کے اندر یزید ویزیدیت کے ہر تاروپود کو بکھیر کر بلکہ پامال کرکے وہ آرام وراحت سے ابدی نیند سوگئے اور کہا: ''میں اطمینان کامل ونشاط قلب کے ساتھ اس دار فانی سے جارہاہوں'' دوسری جگہ فرمایا کہ ''میں اپنے خدا سے عمر مستعار میں کچھ اضافہ اس لئے چاہتا تھا کہ اپنی زندگی میں اسلامی حکومت ونظام کا تحقق دیکھ سکوں سو بحمد اللہ میری تمنا پوری ہوگئی اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے ۔مگر کیا آج وہ دوسری دنیا میں اپنے ہم جلسیوں کے ساتھ سکون وچین سے ہوں گے؟ ہرگز نہیں جب ہم ان کو بھلا نہیں پائے تو وہ آرام سے کیسے بیٹھ سکتے ہیں؟ اس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ فرزندان خمینی خواہ کسی قوم وملت کے فرد ہوں دنیا کے کونے کونے میں ان کا پرچم بلند کئے ہوئے شہادت وسرفروشی کو افتخار بنائے ہوئے ہیں خواہ وہ حق پرستی کی منزل ہو یا باطل سے شکست ناپذیر جدو جہد کرتے ہوئے حکومت اسلامی ، اخلاق اسلامی وتہذیب اسلامی کے مطالبہ کی شکل میں یا پھر ننگے، نہتے، بے چارہ بے آسرا ہونے کے باوجود باطل کے ہمالیہ والبرز سے ٹکرانے کی کیفیت میں ہیں۔ چنانچہ امام خمینیؒ زندہ ہیں زندہ رہیں گے اس بیوہ ولاچار وبے بس کے پھٹے ہوئے خیمے میں جہاں اسکے یتیم بدحواس ہوکر نوحہ وماتم بھی بھول گئے ہیں اور ان جری ودلیر حزب اللہ کے سیل بے اماں میں بھی جس نے چند دنوں کے اندر ظلم وجبر کے مہارتھیوں کو خاک چٹادی، خمینیؒ زندہ ہیں۔ ان تنگ وتاریک قید خانوں میں جہاں حریت واسلام پسند جیالے انسانیت سوز اذیتوں کو ہنس ہنس کر گوارہ کرکے الیس الصّبح بقریب کا نغمہ الاپ رہے ہیں اور بیاباں منی

وعرفات ،حل وحرم میں بھی جہاں اقطاب عالم کے مہمانان خدا وند بزرگ'' مرگ بر امریکہ ومرگ بر اسرائیل'' کا نعرہ لگارہے ہیں اور کسی بلائے بے درماں کو خاطر میں نہیں لاتے۔

زندہ باوفرزند عاشورہ

ہاں فرزند عاشورہ خمینیؒ ان صدہا مساجد میں زندہ ہے، جو ستّر اسّی سال بعد نمازیوں کے لئے دوبارہ کھولی گئیں اور اسلامی مما لک کی ان متعدد مسجدوں میں جس پر طاغوتیوں نے تالالگا دیا ہے جہاں نمازیوں کی تلاشی لی جاتی ہے اور مسجد میں خون ناحق بہا کر اس کی بے حرمتی کی جاتی ہے بعض اسلامی مما لک میں بڑی ڈھٹائی سے اس کام کو منظّم طور پر انجام دیا جارہا ہے مگر ظالم اس سے بے خبر ہے کہ تاریخ ان مظالم کو اپنے دامن میں سمیٹتی جارہی ہے۔

اسلام دیگر مذاہب واقوام میں وقتاً فوقتاً کچھ ہستیاں بطور مصلح وریفارمر کے ابھرتی رہی ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ان سب کا میدان محدود تھا، وہ صرف اپنے قریہ، قبیلہ،محل ومقام، برادری وقوم کے لوگوں کی فکر کرتے تھے اور انہی کی اصلاح کی جدو جہد میں انکی زندگی ختم ہوجاتی تھی مگر فرزند عاشورہ حضرت امام خمینیؒ نے نہ صرف کہ ایران کو کفر ونفاق ومنہیات کی گندگی سے پاک وصاف کرکے ایمان وصفائی قلب، درد مندی ومعرفت کے گلاب اگادئے بلکہ وہ ساری دنیائے اسلام میں مسلمانوں کی مظلومیت واسیری اور اسلام کی درگت پر محزون ومغموم رہے اور ان کی فریادرسی کی فرضیت کو دلوں میں اتار دیا چنانچہ انکی حیات میں ایتھو پیا کی مدد اور وفات کے بعد بوسینا ہرزیگوینا کے مسلمانوں کی مدد میں ایران اسلامی کا جی جان سے لگ جانا اور بے مثال غم خواری، جنوبی لبنان کے ستم زدگان کا سہارا بننا ایک روشن چراغ کی طرح فروزاں ہے۔ جسے دوست تو دوست دشمن نے بھی سراہا ہے۔

اس فرزند عاشور وفرزند حسینؑ کی ایک انفرادیت یہ بھی رہی ہے کہ اس کے مخالف ایران اور ساری دنیا میں رہے اور ایک سے ایک بے رحم ، بے غیرت، بے دین، کٹرپنتھی، طاقت ودولت ملک ومال ،طبل وعلم والے مگر وہ سب مل کر بھی اپنی ہزارہا کوششوں کے باوجود نہ امام خمینیؒ کے وجود کو ضرور پہنچا سکے نہ ان کے پیغام ومشن ہی پر خاک ڈال سکے۔ حجاب اسلامی کی یورپ ومصر میں شدید طلب ترکی میں رفاہ اسلام پارٹی کی فتح، امام کعبہ کا اسرائیل کو سرسخت دشمن اسلام کہنا،سعودی عرب میں راج سنگھاسن کا ڈولنا۔صدر امریکہ کی مسلم عوام کی پذیرائی اور دعوت افطار''بی،بی،سی پر اسلامی موضوعات

پر مباحثہ اور ڈھیروں مثالیں ہیں جو کہتی ہیں کہ خمینیؒ زندہ ہیں۔ زندہ رہیں گے، زندہ دلوں کے قلوب ہیں۔حکومت وسلطنت سے اس کا التزام نہیں، جہاں ہمیشہ اتھل پتھل تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے۔

عاشورہ کی معنویت

امام خمینیؒ کے لئے ان کے دشمنوں نے ہزاروں جال بنے ایک جال جو سب سے بڑا تھا اس کا نام ہی صدر دام تھا مگر امام خمینیؒ نے دنیا سے جاتے جاتے دو ایسے اہم وزلزلہ افگن کام کر دئے جس سے ان کے سارے دشمنوں کی گھگھی بندھ گئی ایک تو گر باچوف کے نام ان کا تاریخی خط جو من وعن پیروی سیرت رسول اکرمؐ کا پہلا عملی نمونہ تھا اور شاید آخری بھی۔ اور دوسرا سلمان رشدی کے قتل کا فتویٰ ان دونوں کرشموں نے امام خمینیؒ کی عارفانہ شان کامل کی فراست کا نظارہ دنیا جہاں کو کرادیا چنانچہ آج بھی دشمن اپنے ہونٹ چبارہاہے اور دوست امام پر درود پڑھ رہے ہیں۔ امام خمینیؒ کی نظر برصغیر پر تھی بالخصوص انہیں ہندوستان اور یہاں کی کچلی ہوئی پسماندہ اقوام سے قلبی لگاؤ تھا اور وہ انہیں مستضعفین (کمزور بنادئے گئے لوگ) میں اولیت دیتے تھے شاید یہی وجہ ہے کہ یہاں بھی ان کے چاہنے والے حکومت وعوام دونوں حلقوں میں ہیں سرکار نے ان کی وفات پر تین دن کا سوگ منا کر اپنی گہری عقیدت ومحبت کا ثبوت پیش کیا تھا۔

امام خمینیؒ کو ہم نے فرزند عاشورہ کہا تھا لیکن وہ اپنی بعض خصوصیات میں اپنے پیشروں وہم عصروں سے آگے تھے دراصل آپ ہی نے دنیا کو عاشورہ کی معنویت سمجھائی اور بتایا کہ عاشورہ فقط شیعہ، مسلمان سے متعلق نہیں بلکہ وہ سید الشہداء امام حسینؑ کے خونبار قیام وانقلاب کا دن ہے جس سے الہام حاصل کر کے دنیا کے تمام مظلوم ومقہور عوام استکبار جہانی کی کمر توڑ سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

''یہ خون سید الشہداء ہے جو تمام اسلامی اقوام کے خون کو جوش میں لایا ہے، عاشورہ کے محترم وعزیز ماتمی دستے لوگوں کو، ہیجان میں لاتے اور اسلام ومقاصد اسلامی کے تحفظ کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔''شہادت'' عاشور کی کلغی اور اس کے چہرہ کی سرخی ہے۔ (صحیفہ نور)

اسی نے اسلام کو پستی وذلت سے بچایا وسرخرو کیا۔شہادت کی حسرت اس فرزند عاشورہ کو بھی تھی اس نے بار بار کہا کہ'' کاش مجھے بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ سرخ موت نصیب ہوتی۔ میں بھی جانباز

ان اسلام میں شامل ہوکر تاج شہادت سے سرفراز ہوتا۔ کاش! میں بھی پاسداران انقلاب اسلامی میں سے ایک ہوتا۔

یوم تجدید بیعت حسین

عاشورہ وکربلا حضرت امام خمینیؒ کی نظر میں جدو جہد حیات وتکامل انسانی کی علامت، حق وانصاف پسندی صداقت وشرافت بشری اور ہر ظلم وجبر کو ٹھوکر مارنے کی تحریک ہے۔ اسی لئے انقلاب اسلامی کی کامیابی کے پہلے لہولہان جوانوں کے لب پر آپ کا بخشا ہوا یہ نعرہ بہت مقبول تھا۔

"کل یوم عاشورہ وکل ارض کربلا"

امام خمینیؒ نے والفجر ولیال عشر کی تفسیر وتاویل میں کشتگان فرات وتشنگان نینوا کی خونیں داستان بیان کرکے جوانوں کے دلوں میں حق پرستی وحق پر مرمٹنے کی بجلی بھردی تھی آپ نے ایک موقع پر فرمایا:

''امام حسینؑ نے ہم کو سکھایا کہ اگر مسلمانوں پر کوئی ستم گر اپنی جابرانہ حکومت مسلّط کرے تو حالات وامکانات کے ناکافی ہونے کے باوجود اس کے مقابل کھڑے ہوجاؤ اور اس کی مخالفت کرو۔ اگر اصول اسلام کو خطرے میں دیکھو تو فدا کاری کرکے اپنے خون کو نچھاور کردو، عاشورہ، حسینؑ کے دست حق پرست پر بیعت کی تجدید کا دن ہے۔'' اسی حقیقت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امام خمینی نے ارشاد فرمایا تھا۔

''ہمیں جو ملا ہے وہ محرم وعاشورہ سے ملا ہے۔''

کسی مختصر مضمون میں حضرت امام خمینیؒ جیسی ہزار پہلو شخصیت کے چند تار بھی ابھارے نہیں جاسکے اس لئے مشہور مصرع۔ ''خاموشی درثنائے تو حدثنائے تست'' پڑھ کر قلم کو روک لینا ہی مناسب ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ خدا یا صدقہ میں عاشورہ محرم کے ساری دنیا میں امام خمینیؒ کی نہضت وکرامت کو فروغ ہو، نہضت خمینی کو نہضت مہدیؑ سے ملا وے، مسلمان اپنی پہچان پالے، کمزور خود کو کمزور نہ سمجھے، نہ کسی ظالم سے مرعوب ہو بلکہ اسکی کلائی پکڑلے خواہ اردگرد کے لوگ ساتھ نہ دیں خاموش رہیں۔ مصلحت پسندی سے کام لیں چپ چاپ بیٹھ جانے کا مشورہ دیں مگر وہ سالار کارواں آزادی وشہادت امام حسین علیہ السلام وفرزند عاشورہ امام خمینیؒ کی طرح سب سے منہ پھیر کر بول پڑے۔ وجهت وجهی للّذی فطرت السّموت والارض حنیفا وّما انا من المشرکین۔

بارالہا! عاشور کا شکوہ بلند سے بلند ہوتا رہے اور اس فرزند عاشورہ کے تمام پیروکار خصوصا رہبر مسلمین جہانِ اسلام روز بروز دنیا کو عاشورہ کی حقیقت و معنویت سے جس طرح مسلسل آگاہ و خبردار کررہے وہ سلسلہ قیام حضرت مہدیؑ تک جاری رہے۔